اردو

عبقات

[illegible]

تصنیف

مجدد الاسلام حضرت مولانا شاہ ولی اللہ [illegible]

ترجمہ: مولانا سید مناظر احسن گیلانی

[illegible]

اردو

عبقات

علمِ فلسفہ و تصوف اور حکمتِ الٰہیہ کے مسائل و مباحث کا خزینہ جس سے فکر و نظر کی
گتھیاں سلجھتی ہیں حیات و کائنات کی حقیقت کو سمجھنے اور وجود واجب تعالیٰ کی
صفات سے روشناس ہونے کے لیے یہ کتاب مشعلِ ہدایت کا کام دے گی
سالکینِ راہِ طریقت، جدید فلسفہ، علم نفسیات اور علم طبیعیات کے طالبعلموں کے لیے یکساں مفید

تصنیف

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید قدس اللہ سرہٗ
ترجمہ: علامہ سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

ادارۂ اسلامیات لاہور ۲

اشارہ دوم

تجلیات

علی العرش استویٰ (الرحمن عرش پر مستوی ہے) اور یہ کہ انہ ینزل فی کل لیلۃ الی السماء الدنیا (اللہ تعالیٰ ہر شب میں نچلے آسمان پر اترتے ہیں) و انہ یحول بین المرء وقلبہ (اللہ تعالیٰ آڑے آجاتے ہیں درمیان آدمی کے اور اس کے دل کے) ہم کو اس کی بھی اطلاع دی گئی ہے "وانہ نادی من جانب الطور الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یاموسیٰ (پکارا اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کے داہنے طرف سے برکتوں سے بھری ہوئی جگہ میں تھا۔ درخت سے پکارا کہ اے موسیٰ!) اور یہ کہ انہ تجلی للجبل فجعلہ دکا (ظاہر ہوا اللہ پہاڑ پر پھر کر دیا اس کو ریزہ ریزہ) میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھے ہوئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک بھی دونوں چھاتیوں کے درمیان محسوس فرمائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے خداوند تعالیٰ نے پوچھا کہ ملاء اعلیٰ والے کس مسئلہ میں بحث کر رہے ہیں، انہیں رسول اللہ نے اس کی بھی خبر دی کہ عرش خداوند تعالیٰ کی وجہ سے اسی طرح چرچراتا ہے، جس طرح سوار کی وجہ سے کجاوہ چرچراتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ حق تعالیٰ ہنستے بھی ہیں اور بشاشت کا بھی اظہار فرماتے ہیں، اور محبت بھی کرتے ہیں اور دشمنی بھی! خوش بھی ہوتے ہیں، اور ناراض بھی اور اپنے مومن بندوں کی روح کے قبض کرنے کے وقت حق تعالیٰ متردد بھی ہوتے ہیں، اور یہ کہ نمازی بندے اور قبلے کے بیچ میں اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ جب بندہ اپنے رب کی نگرانی فرماتا ہے، تو اسے اپنے سامنے پاتا ہے۔ یہ بھی بشارت سنائی گئی ہے، کہ نوافل کی راہ سے بندہ اپنے خدا سے نزدیکی حاصل کرتا ہے، اور حاصل کرتا چلا جاتا ہے، تا آنکہ خدا اس کی شنوائی بن جاتا ہے، اور بینائی، ہاتھ بھی بن جاتا ہے اور پاؤں بھی ہمیں اس کا بھی علم دیا گیا ہے کہ کل میدان حشر میں حق تعالیٰ تجلی فرمائیں گے، اپنے بندوں سے براہ راست اس طور پر گفتگو فرمائیں گے، کہ خدا اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا، اور یہ کہ اسی میدان میں حق تعالیٰ بعض ایسی صورتوں کے ساتھ جلوہ فرمائی کریں گے جن صورتوں میں مومن بندے خدا کو نہیں پہچانیں گے، پھر دوسری صورتوں میں تجلی فرمائیں گے ان صورتوں میں مومن بندے بھی خدا کو پہچان لیں گے، ان ہی حدیثوں میں یہ مژدہ بھی سنایا گیا ہے کہ کھلے بندوں اللہ تعالیٰ کو ایمان والے دیکھیں گے، اتنے واضح طور پر دیکھیں گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو لوگ دیکھتے ہیں بندوں سے اللہ تعالیٰ مصافحہ بھی فرمائیں گے، اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ معانقہ بھی فرمائیں گے، نیز ان ہی حدیثوں میں ایمان والوں کو امید دلائی گئی ہے کہ جنت میں

حق تعالیٰ بادشاہ ہے جائیں گے اور السلام علیکم فرمائیں گے۔

الغرض یہ اور اسی قسم کی باتوں کا قرآن و حدیث میں ایک ذخیرہ پایا جاتا ہے جو حد شمار سے باہر ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم ان تمام بیان باتوں کو جنہیں آپ نے نازل فرمایا، اور رسول کے پیچھے ہو گئے جس تم ہمیں ان لوگوں میں جو شہادت ادا کرنے والے ہیں لکھ لیجئے۔

باقی اس قسم کی باتوں کی اُدعا حق تعالیٰ سے جو مدعیوں کا یہ گروہ کر رہا ہے، اپنے اس ادعا کے ثبوت میں بجز ان باتوں کے جو مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بھسپھسی ہیں کوئی دلیل نہیں رکھتا۔

عبقہ (۸)

"تشبیہ و تنزیہ کی حقیقت تجلی کے احکام سے متجلی کی ذات پاک اور منزہ ہوتی ہے"
ان ہی مسائل کو اس عبقہ میں بیان کیا جائے گا۔

بدن اور نفس (روح) میں جو تعلق ہے، بلکہ بدن کے اندر پائی جانے والی قوتوں کے ساتھ نفس کا جو تعلق ہے، یعنی بدن کی قوتوں میں (معنی مصدری) کے منشاؤں کا پایا جانا[1] اس کے لئے کافی ہے، کہ نفس سے (ان منشاؤں) کے مبادی کو منتزع کیا جائے، پھر ان مبادی سے پیدا ہونے والے مشتق الفاظ کا نفس پر اس کے بعد اطلاق ہونے لگتا ہے، اور جن آثار کو (ان منشاؤں کے پائے جانے کی وجہ سے وقوع پذیر ہونا چاہئے نفس پر وہی آثار مرتب ہونے لگتے ہیں، بہر حال نفس اور بدن یا بدنی قوی کے تعلقات کو سامنے رکھ کر اس علاقہ کو سمجھا جا سکتا ہے جو تجلی اور متجلی میں پایا جاتا ہے یعنی منشاؤں کا تحقق تو تجلی میں ہوتا ہے، اور اس کے سوا مبادی کا انتزاع مشتق کا اطلاق، آثار کا ترتب، ان ساری باتوں کا تعلق متجلی سے ہوتا ہے)

لیکن یہاں ایک بات سمجھنے کی یہ ہے کہ (معنی مصدری) کے منشاؤں کے قیام اور تحقق کی جو

---

[1] مثلاً آدمی کی بینائی میں یا دماغی قوت جب کسی شخص کی صورت حاصل کرتی ہے تو اس جزئی صورت کا قیام آنکھ ہی یا دماغی قوتوں میں سے کسی قوت کے ساتھ ہوتا ہے لیکن، اس واقعہ کے بعد ہم، اس شخص کے نفس کی طرف علم یعنی جو منسوب کرتے ہیں اور عالم ہونے کا اطلاق اس پر کرتے ہیں، اور معلوم کے انکشاف کا اثر بھی اسی پر مرتب ہوتا ہے یا جس کی دماغی قوت میں جزئی صورت پیدا ہوئی ہے"۔